Email - 12-6
(06-12-

860
7-1216

۱۴۳۸،۴،۵
۱۳

۱۳۸/۲۱۸

خان افضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ہٰذا کے بارے میں

آج کل "بوفے سسٹم" کا رواج بڑھتا جارہا ہے۔ "بوفے" اس طریقے کار کا نام ہے کہ ریسٹورنٹ والے آنے والے کسٹمر سے ایک متعین رقم مثلاً: ایک ہزار روپے وصول کرتے ہیں، اس کے بعد اسے اُن کے مینیو کے مطابق تیار کردہ کھانے کی مکمل اجازت ہوتی ہے، جو مرضی کھائے جتنا مرضی کھائے۔

زید کہتا ہے کہ شرعاً اس سسٹم کے تحت کھانا کھانا جائز نہیں ہے، مثلاً:

۱۔ اس صورت میں مبیع (کھانا) مجہول ہے، کیونکہ کسٹمر کو کھانے کی آئیٹمز کا تو علم ہے، لیکن ظاہر ہے کہ کھانے کی مقدار کا تعین تو ممکن نہیں ہے کہ وہ ان ڈیشز میں سے کتنا کھائے گا۔

۲۔ اس سسٹم کے تحت ریسٹورنٹ میں آکر کھانے والا بے تحاشا کھانا ضائع کرتا ہے۔

۳۔ چونکہ پیسے دیئے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے ضرورت سے زیادہ کھاتا ہے، یہ بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔

۴۔ حرص و طمع کے بہت زیادہ مظاہرہ ہوتا ہے۔

جب کہ

عمرو کہتا ہے کہ اس سسٹم میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ پورا معاملہ عاقدین کے سامنے ہوتا ہے، دونوں کی رضامندی ہوتی ہے، لڑائی جھگڑے اور فساد و شر کا کوئی امر نہیں ہے۔

آنجناب سے گذارش ہے کہ

جانبین کے درمیان محاکمہ کرتے ہوئے مصیب و مخطی کو واضح فرمادیں۔

المستفتی: محمد راشد ڈسکوی

۶ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ میں عمرو مصیب ہے، اگرچہ مبیع (کھانا) مجہول ہے اور کسٹمر (خریدار) اس کو ساتھ لیکر

جاری ہے

Scanned by CamScanner

بھی نہیں جا سکتا، لیکن عرف اور متعلقہ جہالت مفضی
الی النزاع نہ ہونے اور عاقدین کی باہمی رضامندی
کی وجہ سے یہ معاملہ شرعا صحیح ہے۔

لما في المقاصد الحسنة:

"وقد علقه البخاري جازما به، فقال
في الإجارة: وقال النبي صلى الله عليه وسلم:
"المسلمون عند شروطهم"، فهو صحيح على ما
تقرر في علوم الحديث"

(حرف الميم، ٤٤٢، ط: دار الكتب)

وفي البدائع:

"ومنها: أن يكون المبيع معلوما و
ثمنه معلوما علما يمنع من المنازعة، فإن
كان أحدهما مجهولا جهالة مفضية الى المنازعة
فسد البيع، وإن كان مجهولا جهالة لا تفضي
الى المنازعة لا يفسد؛ لأن الجهالة إذا
كانت مفضية الى المنازعة كانت مانعة
من التسليم والتسلم فلا يحصل مقصود البيع،
وإذا لم تكن مفضية الى المنازعة لا تمنع
من ذلك فيحصل المقصود."

(كتاب البيوع، فصل في شروط صحة البيع:
٣٥٥/٤، ط: رشيدية)

وفي تكملة فتح الملهم:

"وأجمعوا على جواز دخول الحمام بالأجرة

جاری ہے

Scanned by CamScanner

مع اختلاف الناس في استعمالهم الماء وفي قدر مكثهم، وأجمعوا على جواز الشرب من السقاء بالعوض مع جهالة قدر المشروب واختلاف عادة الشاربين وعكس هذا"

قال العبد الضعيف عفا الله عنه: ويخرج على هذا كثير من المسائل في عصرنا، فقد جرت العادة في بعض الفنادق الكبيرة أنهم يضعون أنواعا من الأطعمة في قدور كبيرة، ويخيرون المشتري في أكل ما شاء بقدر ما شاء، ويأخذون ثمنا واحدا معينا من كل أحد، فالقياس أن لا يجوز البيع لجهالة الأطعمة المبيعة وقدرها، ولكنه يجوز؛ لأن الجهالة يسيرة غير مفضية إلى النزاع، وقد جرى بها العرف والتعامل".

(كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر: ١/٣٢٠، ط: دار العلوم) فقط.

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: خان أفضل عفي عنه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي.
١٤٣٨/٤/٢٣هـ، 22/1/16ء

الجواب صحيح
[signature]
٢٥/٤/١٤٣٨هـ

الجواب صحيح
[signature]
٢٤/٤/١٤٣٨هـ

جامعة فاروقية
دار الإفتاء
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي (پاکستان)